4 اسلامی بینکاری

2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران بینکاری شعبے کے اثاثوں میں اسلامی بینکاری نے اپنا حصہ بڑھانے کا سلسلہ جاری رکھا جس کے لیے اسے امانتوں میں دو ہندسی نمو کا تعاون حاصل رہا۔ صنعت بینکاری کے رجحان کے بالکل برعکس، سرمایہ کاری اور مالکاری کی سرگرمیوں میں رقوم کے بہاؤ کی مساوی تقسیم ہوئی جس میں موخر الذکر کو نمایاں نمو حاصل ہوئی۔ تاہم اسلامی بینکاری جاری سرمائے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے غیر شراکتی طریقوں تک محدود رہی، جبکہ شراکتی طریقوں کے تحت نہایت قلیل مالکاری ہوئی۔ اثاثوں کے معیار کے اظہاریوں میں بہتری آنے سے خطرۂ قرض نسبتاً محدود رہا۔ سیالیت کے پیمانوں سے بھی اطمینان ظاہر ہوا جس کے لیے 2012ء کی دوسری ششماہی میں اجارہ صکوک میں رقوم کی معقول آمد کارفرما رہی۔ برانچ نیٹ ورک میں بڑے پیمانے پر اضافے اور متعلقہ وسائل پر بھاری اخراجات کی بنا پر عملی (آپریٹنگ) اخراجات خاصے بڑھ گئے جس سے عملی کارکردگی کسی حد تک خراب رہی۔ آمدنی مارجن میں کمی کے باعث بچت کردہ آمدنی سست ہوئی۔ اس بنا پر اور بہ وزن خطرہ اثاثوں میں اضافے کی وجہ سے اسلامی بینکاری اداروں کی کفایت سرمایہ کم ہوگئی۔

شکل 4.1 :اسلامی بینکاری کا حصہ (فیصد)

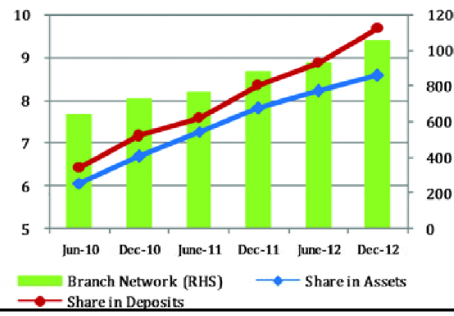

اسلامی بینکاری اداروں نے 2012ء کی دوسری ششماہی میں اثاثوں میں عمدہ نمو کا رجحان گذشتہ دس سال کی طرح برقرار رکھا چنانچہ ان کے اثاثے 17.6 فیصد بڑھ گئے۔ اسلامی بینکاری کی نمو اس ششماہی کے دوران درحقیقت روایتی بینکاری کی نمو سے آگے نکل گئی[55] اور اس کے نتیجے میں بینکاری کے شعبے کے مجموعی اثاثوں میں اسلامی بینکاری کا حصہ 40 بی پی ایس بڑھ کر 8.6 فیصد ہوگیا۔ اسلامی بینکوں کے اثاثے 837 ارب روپے ہیں جو اثاثوں اور امانتوں کے لحاظ سے صنعت بینکاری میں تیسرے سب سے بڑے بینک کے قریب ہیں (**شکل 4.1**)۔

روایتی بینکوں نے اپنی امانتیں زیادہ تر سرکاری تمسکات میں لگائی ہیں، اس کے برعکس اسلامی بینکوں کی مالکاری سرگرمیوں میں 18 فیصد نمو ہوئی۔ مالکاری میں نمو سرمایہ کاری میں اضافے سے آگے بڑھ گئی[56] (**جدول 4.1**)۔ تاہم زیر جائزہ عرصے کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کی عملی کارکردگی 130 برانچوں کے اضافے کی بنا پر کسی حد تک خراب ہوئی۔ برانچیں بڑھنے سے اسلامی بینکاری کا نیٹ ورک 1000 برانچوں سے آگے نکل گیا۔

بیشتر مالکاری نجی شعبے کے پاس گئی جو صنعت کے رجحان اور مروجہ موسمی انداز کے مطابق ہے، جبکہ سرکاری شعبے کو مالکاری بھی معمولی سی بہتر ہوئی۔ کارپوریٹ شعبہ اسلامی مالکاری کے استعمال میں سب سے آگے رہا، ملکی مالکاری میں اس کا حصہ 73 فیصد ہے۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران خاصی مالکاری نے مرابحہ اور استصناع کے طریقوں کے تحت جاری سرمائے کی ضروریات کو پورا کیا۔ بقیہ مالکاری تقلیلِ مشارکہ کے تحت معینہ سرمایہ مقاصد میں لگادی گئی۔ ششماہی کے دوران تازہ مالکاری رقوم نے ٹیکسٹائل، توانائی کی پیداوار اور ترسیل، اور کیمیکلز کے شعبوں کی مالکاری ضروریات کو پورا کیا (**شکل 4.2**)۔

55 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران روایتی بینکوں کے اثاثے 11.8 فیصد کی شرح سے بڑھے۔

56 مالکاری کا حصہ گذشتہ پانچ برس سے مسلسل گر رہا ہے، 2008ء میں 52 فیصد تھا اور 2012ء میں 28 فیصد پر آ گیا۔

مالکاری کا شراکتی طریقہ [57] پابندِ شریعت وثیقہ جات کے لحاظ سے بلند مقام رکھتا ہے جسے ایک طویل عرصے سے حقیقی اثاثوں کی تخلیق میں اہمیت کا حامل اور معاشی نمو میں کردار ادا کرنے والا سمجھا جاتا رہا ہے۔ تاہم ممکنہ قرض گیر بینک کے ساتھ نفع نقصان شراکت برداشت کرنے کا وعدہ کرنے میں کسی حد تک ہچکچاتے ہیں اور تجارتی خطرات سے گریز کرتے ہیں [58] یہ صورتحال ان طریقوں کی نمو میں رکاوٹ بنتی ہے۔ اس طرح شراکتی طریقے کے تحت مالکاری زور پکڑنے میں ناکام رہی کیونکہ اس میں سے بیشتر غیر شراکتی طریقوں کے تحت جاری سرمائے کی ضروریات میں لگ گیا۔ مالکاری کے آمیزے میں مرابحہ، تقلیل مشارکہ اور اجارہ کے تحت مالکاری کا حصہ 89 فیصد ہے (**شکل 4.3**)۔ پاکستان میں اوّلین اسلامی بینک کے قیام کے ایک عشرے بعد بھی اسلامی مالکاری کے مجموعی جزدان میں مشارکہ اور مضاربہ کا مشترکہ حصہ محض ایک فیصد ہو سکا ہے۔ مالکاری کے شراکتی طریقوں کو فروغ دینے کے لیے ضوابطی پہلو سے اور صنعتی سطح پر، دونوں جگہ ٹھوس اقدامات کرنے ہوں گے، اور اسے دوررس منصوبے میں شامل کرنا ہوگا۔

جدول 4.1: اسلامی بینکاری کی نمو

اارب روپے	دسمبر 2010ء	جون 2011ء	دسمبر 2011ء	جون 2012ء	دسمبر 2012ء	تمام بینک دسمبر 2012ء
مجموعی اثاثے	477.0	560.5	641.0	711.2	836.7	9,760.8
سرمایہ کاری (خالص)	157.8	231.3	274.3	345.7	394.4	4,009.2
مالکاری (خالص)	180.4	188.6	200.2	196.8	231.3	3,760.3
امانتیں	390.1	452.1	521.0	602.5	706.5	7,300.7
فیصدی ردوبدل						
مجموعی اثاثے	16.0	17.5	14.4	10.9	17.6	5.9
سرمایہ کاری (خالص)	102.3	46.6	18.6	26.0	14.1	7.2
سرمایہ کاری (خالص)	14.5	4.6	6.2	(1.7)	17.5	6.7
امانتیں	18.3	15.9	15.2	15.6	17.3	9.0

شکل 4.2: مالکاری کا ارتکاز دسمبر 12ء تک (فیصد)

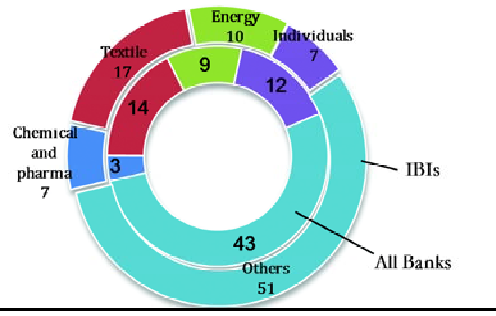

شکل 4.3: مالکاری کا آمیزہ دسمبر 12ء تک (فیصد)

چھوٹے اور درمیانے کاروباری ادارے اور زراعت وہ شعبے ہیں جو روایتی بینکاری کی طرح اسلامی مالکاری میں بھی بہت زیادہ نظر انداز کیے گئے ہیں۔ زیرِ جائزہ عرصے کے دوران ایس ایم ای مالکاری کا حصہ 110 بی پی ایس کمی سے 4.1 فیصد رہ گیا، جبکہ زرعی مالکاری کا حصہ افسوس ناک حد تک صرف 0.1 فیصد رہا ہے۔ معیشت کے ان دو اہم شعبوں کو مالکاری کی اتنی قلیل سطح اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اسلامی بینکاری صنعت مالکاری کے نظر انداز کیے گئے ان شعبوں میں نئے راستوں کی تلاش کے لیے ترجیحی بنیاد پر کوششیں کرے۔ ان شعبوں کی اہمیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ای اور زرعی مالکاری کے فروغ کے لیے متعدد ضوابطی ہدایات اور پالیسیاں تفصیل کے ساتھ بیان کی ہیں جنہیں پابندِ شریعت مالکاری کی فراہمی کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

صارفی مالکاری جو اسلامی رقوم کا دوسرا بڑا مصرف ہے، 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران مالکاری میں صرف 4 فیصد نمو حاصل کر سکا جس میں زیادہ حصہ کار اجارہ کے تحت کار مالکاری اور تقلیل مشارکہ طریقوں کے تحت مالکاری کا تھا۔ ششماہی کے دوران صارفی مالکاری کے بقیہ زمروں میں معمولی ردّوبدل ہوا یا وہ تقریباً جوں کے توں رہے (**شکل 4.4**)۔

57 اسلامی طریقے اثاثوں پر مبنی ہوتے ہیں اور ان سے حقیقی اقتصادی سرگرمیاں یا واجبات تخلیق ہوتے ہیں۔ مالکاری کے شراکتی طریقے کا مطلب نفع اور نقصان میں شراکت کے طریقے ہیں جن میں مضاربہ، مشارکہ اور تقلیل مشارکہ شامل ہیں۔
58 یعنی وہ خطرہ جو اسلامی بینک کے حصص یافتگان مول لیتے ہیں تاکہ سرمایہ لگانے والے کھاتے دار کو مالکاری کے شراکتی طریقوں میں حصہ لینے پر کچھ یا تمام خطرات برداشت کرنے کا سہارا/تحفظ فراہم کیا جائے۔

امانتوں میں عمدہ نمو ہوئی ---

ششماہی کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کی امانتوں میں 16.7 فیصد کی عمدہ نمو ہوئی جس میں اہم حصہ مضاربہ پر مبنی بچت امانتوں اور قرض پر مبنی جاری کھاتوں کا تھا (**شکل 4.5**)۔ امانتوں میں مسلسل نمو کی وجوہات یہ ہیں کہ اسلامی بینکوں نے اپنی رسائی بڑھانے کے لیے کوششیں کیں جبکہ اسلامی بینکاری برانچوں نے اپنے موجودہ نیٹ ورک کا استعمال بہتر بنایا۔ تاہم اسلامی بینکاری ادارے جو امانتی پراڈکٹس پیش کررہے ہیں ان میں نفع اور نقصان کے تخمینے اور تقسیم کی پالیسیوں میں یکسانیت کا فقدان رہا ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے "اسلامی بینکاری اداروں کے لیے نفع اور نقصان کی تقسیم اور پول مینجمنٹ پر ہدایات"[59] کو ایک سنگ میل قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ ہدایات، جن کا طویل عرصے سے انتظار کیا جارہا تھا، نہ صرف صنعت کے امور میں یکسانیت لائیں گی بلکہ امید ہے کہ یہ عام لوگوں کا اسلامی بینکاری پر اعتماد بڑھانے میں بھی معاون ہوں گی۔ ان رہنما ہدایات کا مقصد کس حد تک پورا ہوا، یہ آنے والے دنوں میں پتہ چلے گا۔

حکومت کو، مالیاتی خسارے اور نجی شعبے کو قرضے کی کم تقسیم کی بنا پر مسلسل بلند مالکاری ضروریات درپیش رہتی ہیں چنانچہ اسلامی بینکاری اداروں کو موقع ملا کہ وہ پرکشش نرخوں پر ریاستی تمسکات میں نئی رقوم کی سرمایہ کاری کریں۔ حکومت نے گذشتہ پانچ سال کے دوران 501 ارب روپے مالیت کے اجارہ صکوک جاری کیے۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران بھی یہ رجحان برقرار رہا اور 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کے اجارہ صکوک میں 14.6 فیصد نمو ہوئی۔[60] اس کے نتیجے میں اس عرصے کے دوران سیالیت کے اظہاریے مزید بہتر ہوئے، سیال اثاثے بہ نسبت مجموعی اثاثے کی شرح 46.6 فیصد جبکہ سیال اثاثے بہ نسبت امانت کی شرح 55.3 فیصد ہوگئی، دونوں شرحیں روایتی بینکاری کی متعلقہ شرحوں کے نزدیک ہیں۔ تاہم مالکاری بہ نسبت امانت کی شرح افسوسناک حد تک کم یعنی 32.4 فیصد رہی جو روایتی بینکوں میں 51 فیصد ہے (**شکل 4.6 اور 4.7**)۔

گذشتہ پانچ سال سے اسلامی بینکاری اداروں کی غیر فعال مالکاریوں میں اضافہ دیکھا جارہا تھا جو تشویش ناک تھا تاہم زیر جائزہ عرصے میں اثاثوں کا معیار بہتر ہونے سے یہ رجحان تھوڑا دھیما ہوا ہے (**جدول 4.2**)۔ 2012ء کی

شکل 4.4 : صارفی مالکاری میں رجحانات

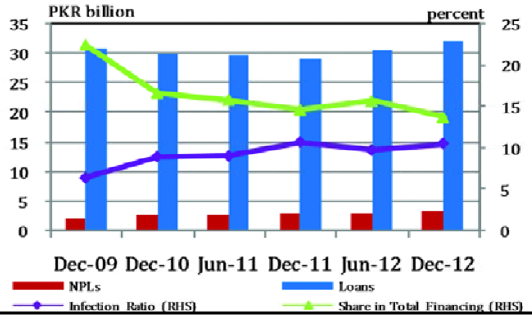

شکل 4.5 : صارفین کی امانتیں

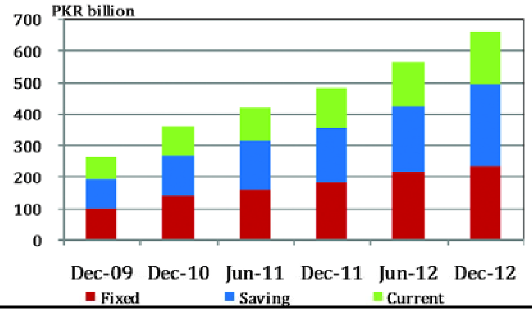

شکل 4.6 : قرضوں اور امانتوں میں نمو (فیصد)

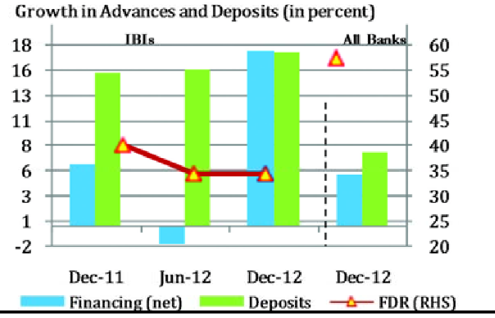

شکل 4.7 : سیالیت کے تناسبات (فیصد)

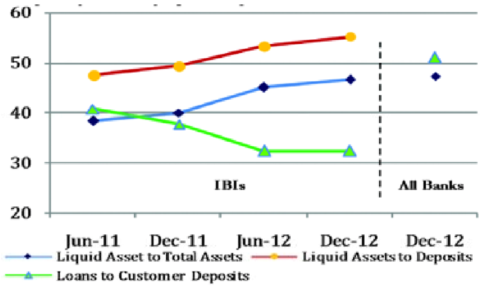

59 آئی بی ڈی سرکلر نمبر 3 بتاریخ 19 نومبر 2012ء

60 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران حکومت پاکستان اجارہ صکوک کی صرف ایک نیلامی ہوئی جس میں پیش کش بہ نسبت ہدف کا تناسب 2.45 تھا جو کہ پہلی ششماہی کے تناسب 1.64 سے خاصا بلند ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خطرات سے پاک سرکاری تمسکات کے اسلامی طریقے میں سرمایہ لگانے میں بینک خاصی دلچسپی رکھتے ہیں۔

دوسری ششماہی کے دوران غیر فعال ماکاریوں میں واجبی اضافے اور ماکاری میں عمدہ نمو کے سبب اثاثوں کے معیار کے اظہاریے بہتر ہوگئے۔ بحیثیت مجموعی بینکاری صنعت کے مقابلے میں اسلامی بینکاری اداروں کی متعدی شرح کم رہنے سے ان کی اس صلاحیت کا اظہار ہوتا ہے کہ وہ خطرۂ قرض سے بہتر طور پر نمٹ سکتے ہیں۔ تموین کی کوریج 7 فیصدی درجے بہتری کے بعد 66.5 فیصد ہوگئی جس سے قرضوں کا ضیاع برداشت کرنے کا اسلامی بینکاری اداروں کو دستیاب سہارا (cushion) مستحکم ہوگیا۔ اس کے نتیجے میں اسلامی بینکاری اداروں کا زیرِ خطرہ سرمایہ (خالص غیر فعال ماکاری بہ نسبت مجموعی سرمایہ) 2012ء کے دوران گر کر 8 فیصد رہ گیا جبکہ روایتی بینکاری میں یہ 19.4 فیصد ہے۔

جدول 4.2: اثاثوں کا معیار

فیصد

	اسلامی بینکاری ادارے		تمام بینک	
	دسمبر2011ء	جون2012ء	دسمبر2012ء	دسمبر2012ء
غیر فعال ماکاری بہ نسبت ماکاری	7.6	8.8	7.6	14.5
خالص غیر فعال ماکاری بہ نسبت ماکاری	2.9	3.8	2.6	4.6
تموین بہ نسبت غیر فعال ماکاری	63.0	59.5	66.5	71.8
خالص غیر فعال ماکاری بہ نسبت مجموعی سرمایہ	10.5	12.6	9.8	19.4
	اسلامی بینک		اسلامی بینکاری برانچیں	
	جون2012ء	دسمبر2012ء	جون2012ء	دسمبر2012ء
غیر فعال ماکاری بہ نسبت ماکاری	11.5	9.2	4.3	4.3
خالص غیر فعال ماکاری بہ نسبت ماکاری	4.4	2.9	2.8	2.3
تموین بہ نسبت غیر فعال ماکاری	64.4	70.5	36.9	48.5
خالص غیر فعال ماکاری بہ نسبت مجموعی سرمایہ	13.7	10.8	10.5	8.0
غیر فعال ماکاری (ارب روپے)	15.0	15.1	3.3	3.4

گذشتہ کئی سال سے اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی میں متواتر نمو ہو رہی تھی جو زیرِ جائزہ عرصے میں عملی اخراجات بلند رہنے کی بنا پر کم ہوگئی۔ 2012ء کے دوران منافع قبل از ٹیکس سال بسال 6.3 فیصد کمی سے 9.9 ارب روپے رہ گیا **(شکل 4.8)**۔ روایتی بینکوں کے متوازی، بلند یافت والے سرکاری صکوک پر ملنے والے منافع سے اسلامی بینکاری اداروں کی نفع یابی کو سہارا ملا اور مجموعی آمدنی میں اس کا خاصا بڑا حصہ ہے **(شکل 4.9)**۔ تاہم 2012ء کی دوسری ششماہی میں انتظامی اخراجات 27 فیصد بڑھ گئے جس نے پورے سال کی آمدنی کو معمولی سا بگاڑ دیا۔ اس کے نتیجے میں آپریٹنگ اخراجات بہ نسبت آمدنی کی شرح بڑھ کر 67.3 فیصد ہوگئی جو گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 60.4 فیصد تھی۔ اس کمی کے علاوہ، خالص سودی مارجن میں تخفیف، جو منافع آمدنی گرنے سے ہوئی، کے نتیجے میں اسلامی بینکاری اداروں کے، اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع دونوں کم ہوگئے **(جدول 4.3)**۔

جدول 4.3: آمدنیاں (فیصد)

	اسلامی بینکاری ادارے				تمام بینک
	جون2011ء	دسمبر2011ء	جون2012ء	دسمبر2012ء	دسمبر2012ء
اثاثوں پر منافع	2.0	1.9	1.8	1.4	2.0
ایکویٹی پر منافع	20.7	20.8	20.6	16.8	22.1
آپریٹنگ اخراجات بہ نسبت خام آمدنی	60.9	60.4	64.7	67.3	53.9

تمام تخمینوں میں منافع قبل از ٹیکس استعمال کیا گیا ہے

بڑھتے ہوئے انتظامی اخراجات اور نتیجتاً اخراجات کی بلند شرح نے اسلامی بینکاری اداروں کی، اہل طریقے سے آپریشنز چلانے کی صلاحیت پر اگرچہ سوالات اٹھائے تاہم برانچ نیٹ ورک اور متعلقہ اخراجات میں زبردست اضافہ بجائے خود اس کی دلیل ہے۔ درحقیقت برانچ نیٹ ورک میں تیزی سے اضافہ اس بات کی علامت ہے کہ اسلامی بینکاری مصنوعات اور خدمات کی طلب موجود ہے جس سے اسلامی بینکاری اداروں کو اپنے اثاثوں میں غیر معمولی نمو (گذشتہ پانچ سال کے دوران اوسطاً 30 فیصد نمو) حاصل کرنے کا

شکل 4.8 : اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی اور اخراجات

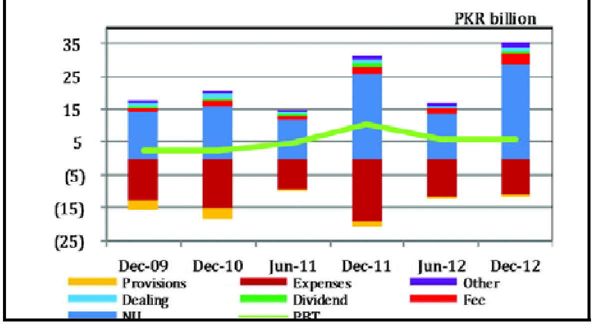

شکل 4.9 : آمدنی کے ذرائع

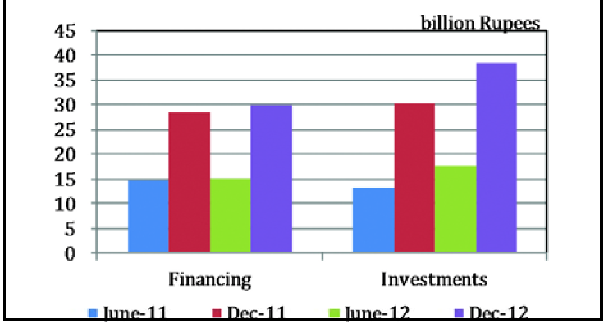

موقع ملا۔ چنانچہ اس صنعت کی کارگزاری کی شرحیں اگلے چند برس تک بلند رہنے کی توقع ہے۔

شکل 4.10 : ادائیگی قرض کی صلاحیت کے تناسبات (فیصد)

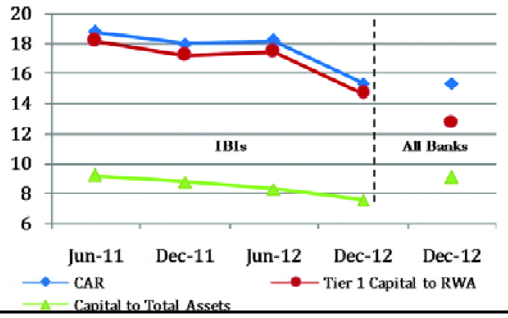

اسلامی بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ 2012ء[61] کی دوسری ششماہی کے دوران 2.78 فیصدی درجے کمی سے 15.4 فیصد ہوگئی جس کی اہم وجوہ قرضہ بہ وزن خطرہ اثاثے میں اضافہ اور بچت کردہ آمدنیوں کے مجموعے میں سست روی ہے۔شرح کفایت سرمایہ کی موجودہ سطح مطلوبہ نشانیے سے خاصی بلند ہے۔شرح کفایت سرمایہ کے بہتر اظہاریوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی بینکاری اداروں کا رویہ خطرات سے گریز کا ہے، انھوں نے کم خطرے والی سرکاری تمسکات میں خاصی بھاری سرمایہ کاری کی ہوئی ہے۔تمام اسلامی بینکوں نے کفایت سرمایہ مطلوبہ سطح سے زائد پر برقرار رکھی ہے، اگرچہ کہ بیشتر اسلامی بینکوں نے کم سے کم سرمائے کی شرائط یعنی 9 ارب روپے پوری کرنے میں دشواریوں کا سامنا کیا (**شکل 4.10**)۔

61 یہ صرف اسلامی بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ ظاہر کرتی ہے۔